بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L.5254

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: چہار شنبہ — ۸ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ — ۲ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش — ۲ فروری ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۸

دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس شروع ہوگئی

افتتاحی اجلاس میں بین الاقوامی حالات پر مسٹر چرچل کی تقریر

لنڈن یکم فروری۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس شروع ہوگئی۔ تمام وزرائے اعظم اس بات پر متفق ہوگئے۔ کہ سب سے پہلے اپنائے فارموسا کے مسئلہ پر گفتگو کی جائے۔ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں برطانیہ کے وزیراعظم سر ونسٹن چرچل نے بین الاقوامی صورت حال اور خاصکر فارموسا کے مسئلہ کا جائزہ لیا۔ اور بتایا۔ کہ مشرق اور مغرب میں "جیو اور جینے دو" کے کیا امکانات ہیں نیز چار طاقتی کانفرنس کے لئے موزوں وقت کے تعین کے متعلق بھی اظہار خیال کیا۔

چرچل کے بعد دوسرے وزرائے اعظم نے تقریریں کیں اور بتایا کہ ۱۹۵۳ء کے اجلاس کے بعد جو واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان کو ہماری حکومت کس نظر سے دیکھتی ہے۔ آخر میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے تقریر کی۔ کانفرنس کے بعد پاکستان کے وزیراعظم مسٹر محمد علی نے فارموسا کے متعلق نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے وزراء اعظم سے تبادلہ خیالات کیا۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ یکم فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے صحت کے دریافت کرنے پر فرمایا۔

"گلے میں زیادہ تکلیف ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ کے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

عرب لیگ کے وفد کی وزیر اعظم عراق سے ملاقات

بغداد یکم فروری۔ عرب لیگ کے وفد نے آج یہاں عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری السعید سے گفت و شنید شروع کر دی۔ وفد کی قیادت لبنان کے وزیر اعظم کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ گفتگو دو دن تک جاری رہے گی۔

گورنر جنرل پاکستان جنیوا پہنچ گئے

جنیوا یکم فروری۔ پاکستان کے گورنر جنرل جناب غلام محمد یہاں پہنچ گئے۔ آج ہی یہاں سے زیورچ روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں طبی معائنہ کے لئے ایک ہفتہ تک قیام کریں گے۔

فارموسا کی صورت حال سے تیسری جنگ کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے

لنڈن یکم فروری روس کے وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے کہا ہے۔ کہ فارموسا کے مضافات میں حالات نے جو تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اس سے عالمی امن کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے اور تیسری عالمگیر جنگ کے امکانات بہت روشن ہوگئے ہیں۔ آپ نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر صورت حال کو سلجھانے کے لئے کوئی موثر کارروائی نہ کی گئی تو تیسری عالمگیر جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ مسٹر مالوٹوف نے کہا روس فارموسا کو چین کا ایک حصہ سمجھتا ہے۔ اور چین کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کے ایک حصہ کو غاصبوں سے نجات دلائے۔ یہ چین کا داخلی مسئلہ ہے۔ اور کسی ملک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی ملک کے داخلی مسائل میں مداخلت کرے۔ روس امن کا حامی ہے۔ اور وہ امن کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہے۔ لیکن امریکہ نے فارموسا کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ کسی صورت میں پائیدار امن کا ضامن نہیں ہو سکتا۔

سلامتی کونسل نے فارموسا کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے کمیونسٹ چین کو بھی شرکت کی دعوت دیدی

فریقین غالباً غیر سرکاری طور پر جنگ بند کر دینے پر رضامند ہو جائینگے۔ اقوام متحدہ کے حلقوں کا خیال

نیویارک یکم فروری کل رات سلامتی کونسل نے آبنائے فارموسا کے مسئلہ پر غور کر کے فیصلہ کیا۔ کہ اس سلسلے میں کمیونسٹ چین کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے۔

سلامتی کونسل میں دو قراردادیں پیش کی گئی ہیں۔ ایک نیوزی لینڈ کی طرف سے اور دوسری روس کی طرف سے۔ نیوزی لینڈ کی قرارداد فریقین کو جنگ بند کرنے کی ہدایت پر مشتمل ہے۔ اور دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کو فارموسا سے اپنی فوجیں ہٹا لینی چاہئیں۔ سلامتی کونسل نے نیوزی لینڈ کی قرارداد پر پہلے غور کیا۔ اور اس سلسلے میں کمیونسٹ چین کے نمائندے کو اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا۔

اقوام متحدہ کے حلقوں کا خیال ہے۔ کہ شاید غیر سرکاری طور پر جنگ بند کرنے پر فریقین آمادہ ہو جائیں۔ اگر کمیونسٹ چین سلامتی کونسل میں اپنا نمائندہ بھیجنے پر آمادہ نہ ہوا۔ تو غالباً جنیوا کانفرنس کی طرح ایک بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ ایسی کانفرنس میں کمیونسٹ چین شامل ہونے پر رضامند ہو جائے گا۔

چودھری محمد ظفر اللہ خان نیویارک سے ہیگ روانہ ہو گئے

نیویارک یکم فروری۔ بین الاقوامی عدالت کے جج چودھری محمد ظفر اللہ خان آج یہاں سے ہیگ روانہ ہو گئے۔ آپ جمعرات کو اپنا عہدہ سنبھال لیں گے اور بین الاقوامی عدالت کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔

انتظامی کونسل کی کمیٹیوں کے اجلاس

لاہور یکم فروری۔ مغربی پاکستان کے سیکرٹریٹ کے عملے اور تنظیم کی کمیٹی اور سروسوں کے کیڈر کے انضمام کی کمیٹی کے اجلاس کل دس بجے صبح سے آٹھ بجے شام تک علیحدہ علیحدہ ہوتے رہے۔

پہلی کمیٹی نے ڈویژنل کمشنروں کے عملے کی تعداد اور سیکرٹریٹ کے دس محکموں کا ڈھانچہ مرتب کرنے کا کام کر لیا۔ دوسری کمیٹی نے پانچ صوبائی سروسوں کو جن میں میڈیکل سروس بھی شامل ہے۔ ضم کرنے کا کام مکمل کر لیا۔

صدر ترکی اور شاہ اردن پاکستان آئینگے

کراچی یکم فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکیہ کے صدر جلال بایار فروری کے تیسرے ہفتہ میں کراچی آ رہے ہیں۔ اردن کے بادشاہ شاہ حسین ۵ مارچ میں پاکستان آ رہے ہیں۔

چوتھا ٹسٹ میچ بھی غالباً لاہور میں کھیلا جائیگا

لاہور یکم فروری۔ اگر پشاور میں ٹرف وکٹ کا انتظام نہ ہو سکا۔ تو اس امر کا امکان ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کے مابین چوتھا ٹسٹ میچ بھی لاہور میں ہی کھیلا جائے۔

جہاں تک بھارت کا تعلق ہے وہ پشاور میں اسی شرط پر میچ کھیلنے پر مصر ہے۔ کہ وہاں میٹنگ کی بجائے ٹرف وکٹ کا انتظام کیا جائے۔

بغداد کے ترک سفارتخانے میں بم پھینکا گیا

بغداد یکم فروری۔ قاہرہ کانفرنس کی طرف سے چار ارکان پر مشتمل جس وفد کو عراقی لیڈروں کے ساتھ ترکی اور عراق مجوزہ معاہدہ پر تبادلہ خیالات کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آج وہ یہاں پہنچ گیا ہے۔

امیر عبدالالٰہ نے گذشتہ شب ترکی سفیر سے ملاقات کر کے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ہفتہ کو سفارت خانے کے باغیچے میں بم پھینکے گئے۔

سکاوٹ کونسل سے گورنر پنجاب کا خطاب

لاہور یکم فروری۔ گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی نے بوائے سکاؤٹوں کی صوبائی کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہیں معاشرتی خدمات کے کاموں کے لئے ذمہ داریاں سنبھالنی چاہئیں۔

میاں مشتاق احمد گورمانی جو خود بھی چیف سکاؤٹ ہیں انہوں نے کہا کہ آپ کی تنظیم کو صرف پریڈ اور تقریبوں میں الجھ کر نہیں رہ جانا چاہیئے بلکہ ایک باعمل تنظیم ہونا چاہیئے جو عوام کے غم اور خوشی میں شریک ہو سکے۔

دو یہودی جاسوسوں کو پھانسی دیدی گئی

قاہرہ یکم فروری۔ آج قاہرہ کے جیل میں دو نوجوان یہودیوں کو اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں پھانسی دیدی گئی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ فروری ۱۹۵۵ء

علاج کا واحد طریق

حال ہی کی ایک اطلاع منظر عام پر آئی ہے کہ اس سال ماہ اگست میں اقوام متحدہ کے تحت ایک کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے۔ جس میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روکنے اور مجرموں کی ذہنیت بدلنے کے طریقوں پر غور کیا جائیگا۔ ماہرین عمرانیات کا خیال ہے کہ جرائم کی روک تھام کا اصل طریق سزا نہیں۔ بلکہ علم النفس کی مدد سے مجرموں کا علاج ہے۔

عالمی پیمانے پر ایسی کانفرنس منعقد کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ مختلف ممالک میں مغربی تہذیب کے زیر اثر پرورش پانے والے معاشرے میں جرائم کی رفتار بڑی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ اور جرائم کا ارتکاب محض بھوک اور افلاس کی وجہ سے ہی نہیں ہو رہا بلکہ اچھے اچھے مالدار اور فارغ البال گھرانوں کے نونہال بھی بڑی دیدہ دلیری سے بڑے بڑے سنگین جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ گزشتہ سال مشہور امریکی رسالے "نیوز ویک" نے امریکہ میں جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کے متعلق ایک تفصیلی مقالہ شائع کیا تھا۔ اور اس میں سب سے زیادہ زور اسی بات پر دیا تھا۔ کہ امریکہ میں دولت کی فراوانی کے باوجود لوگ اس قسم کے جرائم میں ملوث ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ جن کی توقع صرف اور صرف سوسائٹی کے نادار طبقوں سے ہی کی جا سکتی تھی۔

پھر جاپان کے متعلق تو ابھی حال ہی میں یہ اطلاع اخباروں میں شائع ہوئی ہے کہ جاپان کے قریباً تیرہ لاکھ باشندے ایک ایسا نشہ کرنے کے عادی ہیں۔ جو کھانسی کی ایک انگریزی دوائی سے بآسانی تیار کیا جاتا ہے۔ اس نشہ آور چیز کا نام Philopon ہے۔ اس کے بکثرت استعمال کی وجہ سے جاپان میں جرائم کی رفتار میں حیرت انگیز اضافہ ہو رہا ہے۔ صرف ٹوکیو میں ہی گزشتہ ماہ اکتوبر میں پولیس نے جن دو ہزار سات سو مجرموں کو حراست میں لیا۔ ان میں سے اکثر اشخاص اس نشہ آور دوائی کا شکار تھے۔ اور نشے کی بدمستی میں ہی ان سے مار دھاڑ تشدد اور اغوا وغیرہ کی مذموم حرکتیں سرزد ہوئی تھیں۔

Philopon کی وبا سارے جاپان پر اس طرح مسلط ہو چکی ہے۔ کہ خود اس کے انسداد کے لئے حکومت جاپان کو باقاعدہ ایک مہم چلانی پڑی ہے جس کا ہیڈکوارٹر ٹوکیو میں ہے۔ اور اس کا عملہ تیس ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ (بحوالہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء صفحہ ۶)

سوال یہ ہے کہ کیا عالمی پیمانے پر کانفرنسیں منعقد کرنے اور قوانین وضع کر کے تعزیر کے ڈراوے دینے سے جرائم کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روکا جا سکتا ہے۔ اور لوگوں کو ایسا با اخلاق بنایا جا سکتا ہے کہ ان سے جرائم کا ارتکاب ظہور میں ہی نہ آ سکے۔ جہاں تک اس قسم کی جد و جہد کا تعلق ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اہل مغرب کے لئے اس میں خاطر خواہ کامیابی ممکن نہیں ہے۔ جہاں تک کانفرنسیں منعقد کرنے کا سوال ہے۔ اقوام متحدہ کے تحت منعقد ہونے والی مجوزہ کانفرنس اپنی نوعیت کی کوئی پہلی کانفرنس نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی ایسی بہت سی کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ ایک کانفرنس تو اگست ۱۹۵۰ء میں ہالینڈ میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں ان مسائل پر بہت کچھ غور و فکر کے بعد بعض فیصلے کئے گئے تھے۔ ان فیصلوں پر عمل ہوا یا نہیں۔ بہرحال آج پانچ سال گزرنے کے بعد خود اہل مغرب کے نزدیک بھی صورت حال اس وقت کی نسبت کچھ زیادہ ہی خراب ہے۔ اقوام متحدہ کے معرض وجود میں آنے سے قبل عالمی سطح پر جرائم کی روک تھام کے طریقے معلوم کرنے کا کام تعزیر و اصلاح کے ایک بین الاقوامی کمشن کے سپرد تھا۔ جو International Penal and Penitentiary Commission. کہلاتا تھا۔ اقوام متحدہ کی تشکیل کے بعد اس کمیشن کا کام بھی اسی بین الاقوامی تنظیم کے سپرد کر دیا گیا۔ اسی طرح ایک زمانہ میں شراب کو ختم کرنے کے لئے بڑے زور شور سے مہم چلائی گئی۔ جگہ جگہ بندش شراب کی سوسائٹیاں بھی بنائی گئیں۔ لیکن ہزار کوشش کے باوجود اہل مغرب کو اس سے نجات نہ مل سکی۔ الغرض شراب۔ جؤا۔ سینما اور اسی قسم کی اور بہت سی سماجی برائیاں ہیں۔ جو قوموں کے اخلاق تباہ کرنے اور اس طرح جرائم کو ترقی دینے کا موجب بنی ہوئی ہیں۔ اور طرح طرح کی اصلاحی اور تعزیری کوششوں کا آج کے دم تک خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ تمام خرابیاں ایک خالص مادی تہذیب کی پیداوار ہیں۔ جب تک اس تہذیب کی بنیادی اقدار کو روحانی اقدار سے ہم آہنگ نہیں کیا جائیگا۔ اس وقت تک یہ خرابیاں دور نہیں ہوں گی۔ ان کا علاج ایک ایسی ہمہ گیر اخلاقی تعلیم میں مضمر ہے کہ جو اپنی حیات بخش تاثیر کی بدولت لوگوں کے قلوب و اذہان کو بدل کر رکھ دے۔ اور اس طرح وہ سوتے ہی بند ہو جائیں۔ کہ جن سے بد اخلاقی اور ہر قسم کی سماجی برائیاں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں۔ ایسی ہمہ گیر تعلیم اسلام کے سوا اور کسی مذہب کے پاس نہیں ہے۔ چنانچہ ان تمام سماجی برائیوں کا علاج اگر کوئی مذہب کر سکتا ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے۔ جسے مغربی تہذیب کے دلدادہ مسلمان چاہے تسلیم نہ کریں۔ لیکن اہل مغرب کا فہمیدہ طبقہ عرصۂ دراز تک ٹھوکریں کھانے اور ناکامی سے ہمکنار ہونے کے بعد اب اس حقیقت کو سمجھنے اور اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوتا جا رہا ہے۔ اور اسے نظر آ رہا ہے کہ مغربی تہذیب کی برائیوں اور خرابیوں سے اگر کہیں پناہ مل سکتی ہے۔ تو وہ صرف اسلام کے دامن میں ہی مل سکتی ہے چنانچہ اس زمانہ کے مشہور برطانوی مفکر و مورخ مسٹر آرنلڈ جے ٹوئن بی نے سماجی انقلاب کے طریق کار پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے اسلام کی دو بہت بڑی خوبیوں کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان دو خوبیوں کی بناء پر اسلام کا مغربی تہذیب کے مستقبل پر اثر انداز ہونا ناگزیر ہے۔ اسلام کی ان دو بڑی خوبیوں میں انہوں نے شراب کی مکمل بندش اور نسلی امتیاز کے یکسر فقدان کو شامل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"انتہائی مدبرانہ قسم کی انسدادی تدابیر جو خارجی جبر اور دباؤ کی مدد سے کسی قوم پر ٹھونسی جاتی ہیں۔ وہ اس قوم کو سماجی برائیوں سے اس وقت تک نجات نہیں دلا سکتیں۔ جب تک کہ اس قوم کے لوگوں کے دلوں میں ان برائیوں سے نجات پانے کی خواہش اور اس خواہش کو از خود بروئے کار لانے کا جذبہ بیدار نہ کر دیا جائے۔ ...... روح کو منقلب کرنا ایک ایسا کام ہے۔ جس کی اہل مغرب کی اہلیت سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ اور یہی وہ مرحلہ ہے کہ جہاں اسلام آڑے آ کر مستقبل میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔"

(Civilization on Trial page 207)

مسٹر ٹوئن بی کے اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ اہل مغرب کی سماجی اصلاح کی کوششیں بار آور ثابت نہیں ہو سکتیں۔ اور انہیں ناکامیوں کا منہ دیکھنے کے بعد بالآخر اسلام کی آغوش میں آنا پڑے گا۔ پس اسلام کے خلاف ہزار بغض اور اس سے ہزار دوری کے باوجود دنیا رفتہ رفتہ اسلام کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہے۔ اور لوگوں کے

(باقی صفحہ آٹھ پر)

جلسۂ مصلح موعود ــــــ ۲۰ فروری بروز اتوار

اللہ تعالیٰ کی پاک وحی نے "مصلح موعود" کی آمد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے بشارت دی کہ

"اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی ...."

کتنی عظیم الشان بشارت ہے! جو صداقت اسلام کے بے شمار دلائل اپنے اندر رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ حضرت مصلح موعود کا مبارک وجود ہمارے درمیان موجود ہے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ ۲۰ فروری بروز اتوار اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کریں۔ اور اس عظیم الشان بشارت کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔ حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ نیز جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ ان کی بجا آوری کی توفیق پانے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ذکر الٰہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ!

(۳)

میں نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ ذرا عبادت کی اور مغرور ہو گئے۔ چند دن کی نمازوں یا عبادتوں کے بعد وہ اپنے آپ کو فرعون بے سامان یا فخر اولیاء سمجھنے لگتے ہیں اور دنیا و مافیہا ان کی نظروں میں حقیر ہو جاتی ہے۔ بڑے سے بڑے آدمی کی حقیقت کچھ نہیں جانتے۔ بلکہ انسان کا تو کیا کہنا ہے۔ خدا تعالیٰ پر بھی اپنا احسان جتاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو عبادت ہم نے کی ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ پر احسان کیا ہے اور وہ ہمارا ممنون ہے کہ ہم نے اس کی عبادت کی۔ ورنہ اگر عبادت نہ کرتے تو وہ کیا کر لیتا۔ جو لوگ اس طرز کے نہیں ہوتے۔ ان میں سے بھی اکثر ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان میں عبادت کر کے کچھ تکبر ضرور آ جاتا ہے اور بہت ہی کم ہیں جو عبادت کے بعد بھی اپنی حالت پر قائم رہیں۔ اور یہی نیکوں کا گروہ ہے۔ پھر سمجھ سکتے ہو کہ نیکوں کے سردار اور نبیوں کے سربرآوردہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہوگا

آپ تو کل خوبیوں کے جامع اور کل نیکیوں کے سرچشمہ تھے۔ عبادت کسی تکبر یا بڑائی کے لئے کرنا تو الگ رہا۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی بندگی بجا لاتے۔ اتنی ہی ان کی آتش شوق تیز ہوتی اور آپ بجائے عبادت پر خدا تعالیٰ کو اپنا ممنون احسان بنانے کے خود شرمندۂ احسان ہوتے کہ الٰہی اس قدر توفیق جو عبادت کی ملتی ہے۔ تو تیرے ہی فضل سے ملتی ہے۔ آپ کی عبادت ایک دور تسلسل کا رنگ رکھتی ہے۔ کچھ حصۂ وقت جب عبادت میں گذارتے تو خیال کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس کام کی توفیق دی۔ اس احسان کا شکر بجا لانا ضروری ہے۔ اس جذبۂ ادائیگیٔ شکر سے بے اختیار ہو کر کچھ اور عبادت کرتے اور پھر اسے بھی خدا تعالیٰ کا ایک احسان سمجھتے کہ شکر بجا لانا بھی ہر ایک کا کام نہیں جب تک خدا تعالیٰ کا احسان نہ ہو۔ پھر اور بھی زیادہ شوق کی جلوہ نمائی ہوتی اور پھر اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ اور یہ راز و نیاز کا سلسلہ ایسا وسیع ہوتا کہ بار بار عبادت کرتے کرتے آپ کے پاؤں سوج جاتے۔ صحابہ عرض کرتے یا رسول اللہ اس قدر عبادت کی آپ کو کیا حاجت ہے۔ آپ کے تو گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ اس کا جواب آپ یہی دیتے۔ کہ پھر کیا میں شکر نہ کروں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں:-

ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیقوم لیصلی حتی تورم قدماہ او ساقاہ فیقال له فیقول افلا اکون عبدا شکورا (بخاری جلد ۱ کتاب التہجد باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللیل)

ترجمہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے قدم یا کہا پنڈلیاں سوج جاتیں لوگ آپ سے جب کہتے کہ (آپ ایسا کیوں کرتے ہیں) تو آپ جواب دیتے کہ کیا میں شکرگزار بندہ نہ ہوں۔

اللہ! اللہ! کیا عشق ہے کیا محبت ہے۔ کیا پیار ہے۔ خدا تعالیٰ کی یاد میں کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ خون کا دوران نیچے کی طرف شروع ہو جاتا ہے۔ اور آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے ہیں۔ لیکن محبت اس طرف خیال ہی نہیں جانے دیتی۔ آس پاس کے لوگ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں۔ کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ اور آپ کے درد سے تکلیف محسوس کر کے آپ کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں۔ کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ اور کیوں اپنے آپ کو اس تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ اور اس قدر دکھ اٹھاتے ہیں۔ آخر کچھ تو اپنی صحت اور اپنے آرام کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ مگر وہ دکھ جو لوگوں کو بے چین کر دیتا ہے۔ اور جس سے دیکھنے والے بیتاب ہو جاتے ہیں آپ پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ اور بجائے عبادات میں کچھ سستی کرنے کے اور آئندہ اس قدر لمبا عرصہ اپنے رب کی یاد میں کھڑے رہنا ترک کرنے کی بجائے آپ ان کی اس بات کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور انہیں جواب دیتے ہیں کہ کیا میں خدا کا شکرگزار بندہ نہ ہوں۔ وہ مجھ پر اس قدر احسان کرتا ہے۔ اس قدر فضل کرتا ہے۔ اس شفقت کے ساتھ مجھ سے پیش آتا ہے۔ پھر کیا اس کے اس احسان کے بدلہ میں اس کے نام کا ورد نہ کروں؟ اس کی بندگی میں کوتاہی شروع کر دوں کیا اخلاص سے بھرا اور کیسی شکرگذاری ظاہر کرنے والا یہ جواب ہے۔ اور کس طرح آپ کے قلب مطہر کے جذبات کو کھول کر پیش کر دیتا ہے۔ خدا کی یاد اور اسکے ذکر کی یہ تڑپ اور کسی کے دل میں ہے؟ کیا کوئی اور اس کا نمونہ پیش کر سکتا ہے کیا کسی اور قوم کا بزرگ آپ کے اس اخلاص کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ میں اس مضمون کے پڑھنے والے کو اس طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس عبادت کے مقابلہ میں اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ آپ کس طرح کاموں میں مشغول رہتے تھے۔ اور یہی نہیں کہ رات کے وقت عبادت کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور دن بھر سوتے رہتے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو پھر اس شوق اور تڑپ کا پتہ نہ لگتا ہو۔ جو اس صورت میں ہے

. . . . . .

. . . . . .

. . . . کہ دن بھر آپ خدا تعالیٰ کے نام کی اشاعت اور اطاعت و فرمانبرداری کا رواج دینے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ خود پانچ اوقات میں امام ہو کر نماز پڑھاتے تھے دور دور کے جو وفود اور سفراء آتے تھے۔ ان کے ساتھ خود ہی ملاقات کرتے اور ان کے مطالبات کا جواب دیتے۔ جنگوں کی کمان بھی خود ہی کرتے۔ صحابہؓ کو قرآن شریف کی تعلیم بھی دیتے۔ جج بھی خود تھے۔ تمام دن جس قدر جھگڑے لوگوں میں ہوتے۔ ان کے فیصلے کرتے عمّال کا انتظام۔ بیت المال کا انتظام۔ ملک کا انتظام۔ دین اسلام کا اجراء اور پھر جنگوں میں فوج کی کمان۔ بیویوں کے حقوق کا ایفاء پھر گھر کے کام کاج میں شریک ہونا۔ یہ سب کام آپ دن کے وقت کرتے۔ اور ان کے بجا لانے کے بعد بجائے اس کے کہ چُور ہو کر بستر پر جا پڑیں اور سورج کے نکلنے تک اس سے سر نہ اٹھائیں۔ بار بار اٹھ کر بیٹھ جاتے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر کے تحمید کرتے اور نصف رات کے گذرنے پر اٹھ کر وضو کرتے۔ اور تن تنہا جب چاروں طرف خاموشی اور سناٹا چھایا ہوا ہوتا اپنے رب کے حضور میں عجز و نیاز سے کھڑے ہو جاتے اور تلاوت قرآن شریف کرتے۔ اور اتنی اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے حتیٰ کہ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا۔ تو اس قدر تکلیف ہوئی کہ قریب تھا کہ میں نماز توڑ کر بھاگ جاتا۔ کیونکہ میرے قدم اب زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے تھے اور میری طاقت سے باہر تھا کہ زیادہ کھڑا رہ سکوں یہ بیان اس شخص کا ہے۔ جو نوجوان اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عمر میں کہیں کم تھا جس سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ آپ کی ہمت اور جذبہ محبت ایسا تیز تھا کہ باوجود پیری کے اور دن بھر کام میں مشغول رہنے کے آپ عبادت میں اتنی اتنی دیر کھڑے رہتے کہ جوان اور پھر مضبوط جوان جن کے کام آپ کے کاموں کے مقابلہ میں پاسنگ بھی نہ تھے۔ آپ کے ساتھ کھڑے نہ رہ سکتے اور رہ جاتے۔

یہ عبادت کیوں تھی اور کس وجہ سے آپ یہ مشقت برداشت کرتے تھے؟ صرف اس لئے کہ آپ ایک شکرگذار بندے تھے۔ اور آپ کا دل خدا تعالیٰ کے احسانات کو دیکھ کر ہر وقت اس کے ذکر کرنے کی طرف مائل رہتا۔ چنانچہ جیسا کہ میں اوپر لکھ آیا ہوں۔ جب آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ اس قدر عبادت میں کیوں مشغول رہتے ہیں۔ تو آپ نے یہی جواب دیا کہ کیا میں خدا تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ ہوں۔

غرضیکہ جس محبت اور شوق سے آپ ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ اور ان مشاغل کے باوجود جو آپ کو دن کے وقت درپیش رہتے تھے۔ اس کی نظیر دنیا میں اور کسی آدمی کی زندگی میں نہیں مل سکتی۔ اول تو میں دعوے کرتا ہوں۔ کہ اگر دنیا کے دیگر ہادیان کے اشغال کا آپ کے اشغال سے مقابلہ کیا جائے۔ تو ان کے اشغال ہی آپ کے مقابلہ میں بہت کم نکلیں گے۔ لیکن اس فرق کو نظر انداز کر کے بھی ان کی زندگی میں ذکر الٰہی کی یہ کثرت نہ پائی جائیگی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات کا مطالعہ جس غور سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اور کسی انسان نے نہیں کیا۔ اسی لئے جس محبت سے آپ اپنے پیارے کا نام لیتے تھے۔ اور کسی انسان نے نہیں لیا۔ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے محبین اور ذاکرین میں بڑے بڑے لوگ ہوئے ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ آپ جیسا ذاکر اور محب اور کوئی نہیں مل سکتا

موت کے بعد بھی خدا ہی یاد تھا

سوائے شاذ و نادر کے عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی پر حریص ہوتا ہے حتیٰ کہ ڈاکٹروں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جو شخص خودکشی کرتا ہے۔ وہ ضرور پاگل ہو جاتا ہے۔ یا خودکشی کے وقت اسے جنون کا دورہ ہوتا ہے۔ ورنہ عقل و خرد کی موجودگی میں انسان ایسا کام نہیں کرتا۔

جب موت قریب ہو تو اس وقت تو اکثر آدمی اپنے مشاغل کو یاد کر کر کے افسوس کرتے ہیں کہ اگر اور کچھ دن زندگی ہوتی تو فلاں کام بھی کر لیتے۔ اور فلاں کام بھی کر لیتے۔ جوانی میں اس قدر حرص نہیں ہوتی جس قدر بڑھاپے میں ہو جاتی ہے۔ اور یہی خیال دامنگیر ہو جاتا ہے کہ اب بچوں کے بچے دیکھیں اور پھر ان کی شادیاں دیکھیں۔ اور جب موت قریب آتی ہے تو اور بھی توجہ ہو جاتی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کا بستر مرگ دیکھا گیا ہے کہ حسرت و اندوہ کا مظہر اور رنج و غم کا مقام ہوتا ہے۔ اور "اگر" اور "کاش" کا اعادہ اس کثرت سے کیا جاتا ہے کہ عمر بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مرنے والا اپنے دل کی اپنی خواہشات کا ذکر کرتا ہے۔ اور اپنے وقت کو وصیت میں صرف کرتا ہے۔ میرے فلاں مال کو فلاں کے سپرد کرنا اور میری بیوی سے یہ سلوک کرنا اور بیٹیوں سے یوں حسن سلوک سے پیش آنا۔ فلاں سے میں نے اس قدر روپیہ لینا ہے۔ اور فلاں کو اس قدر دینا ہے غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو روزانہ ہر گھر میں دہرائی جاتی ہیں۔ اور چونکہ موت کا سلسلہ ہر جگہ لگا ہوا ہے۔ اور ہر فرد بشر کو اس دروازہ سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس لئے تمام لوگ ان کیفیات کو جانتے ہیں۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(باقی دیکھیں ص ۵ پر)

تعلیم و تربیت کی ضرورت

قابل توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ)

(۲)

اسی نظریہ سے جو میں نے تعلیم و تربیت کے متعلق پہلے مضمون میں ذکر کیا ہے۔ یعنی یہ کہ نفس انسانی میں جو ملکات اور کمالات ودیعت کئے گئے ہیں۔ وہ بغیر کسی معلم و مربی کے اجاگر نہیں ہو سکتے بعثت انبیاءؑ کی ضرورت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جیسے انسان ظاہری صنعتوں اور علوم و فنون کے حاصل کرنے میں معلم کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی علوم اور کمالات حاصل کرنے کے لئے بھی اسے روحانی معلم اور مربی کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے عالم سے انبیاءؑ کا سلسلہ جاری کیا۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی گود میں شیر خوار بچوں کی طرح پرورش پائی۔ اور اس کے فضل نے ہر حال میں ان کی یاوری کی۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے انکی حفاظت فرمائی۔ اور اپنے الہام اور کلام سے انہیں مشرف فرمایا۔ اور اس طرح ان کی تعلیم و تربیت فرما کر دوسروں کے لئے انہیں معلم و مربی اور کامل نمونہ بنایا۔ تا وہ ان کی اقتداء کرکے اور ان کے نقش قدم پر چل کر فلاح دارین کے وارث ہوں۔

ظہور مسیح موعود علیہ السلام

ایسے مامورین الٰہی ہر زمانہ میں آئے۔ اور موجودہ زمانہ میں جو اپنی ظلمت و تاریکی میں اور الحاد و بے دینی میں اور فسق و فجور اور ضلالت و غوایت اور ملاہی و ملاعب اور زخارف دنیوی میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ جو انہی مقدس وجودوں کی طرح جو انبیاءؑ کے نام سے موسوم ہیں دنیا میں ظاہر ہوا۔ اور اس نے اپنی بعثت کی غرض ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔ کہ

"مجھے اس نے (خدا تعالیٰ نے۔ ناقل) بھیجا ہے۔ کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں۔ اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں"

(مسیح ہندوستان میں)

پس آپ کی بعثت کا مقصد یہ دو باتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کو تازہ نشانوں اور قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت کرنا۔ تا لوگوں کے دل ایمان کی دولت سے معمور ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر انہیں ایسا راسخ یقین حاصل ہو جائے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے متزلزل نہ کر سکے۔ دوسری بات یہ کہ آپ کے پیرو حقیقی مسلمان بنیں۔ اور اخلاق میں ایسے بلند پایہ ہوں۔ کہ دنیا میں ان کی نظیر نہ پائی جائے۔ ایک طرف ان کا اللہ تعالیٰ سے ایسا مستحکم رشتہ ہو۔ کہ وہ عسر و یسر اور تنگی و آسائش میں اس کے احکام کو بخوشی خاطر بجا لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔ اور دوسری طرف سچے دل سے نیک چلنی اختیار کریں۔ نمازوں کے پابند ہوں۔ اور ہر فسق و فجور سے پرہیز کریں۔ اور دنیا کی بھلائی میں مشغول ہوں۔ ظلم اور بدکاری کے تمام طریق چھوڑ دیں۔ غریبوں۔ یتیموں اور مسکینوں اور بیواؤں اور مسافروں اور درماندوں کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ اور تمام بنی نوع سے نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے پیش آویں۔ اور ان کی ہمدردی میں ایسے گداز ہو جائیں۔ کہ وہ انہیں اپنے قریبیوں سے بھی زیادہ خیر خواہ جانیں۔

جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے نیک اور متقی لوگوں کی جماعت عطا فرمائی۔ جو آپ کے زیر تربیت رہ کر اور آپ کی بتائی ہوئی تعلیم پر چل کر روحانی نور سے ایسے منور ہوئے۔ کہ دنیا کے لوگ ان کی امانت و دیانت۔ ان کے صدق و ثبات۔ ان کے عدل و انصاف۔ ان کی خدا ترسی اور نیک بختی اور تقویٰ و طہارت اور ان کے چہروں پر خشیت الٰہی کے آثار دیکھ کر پکار اٹھے کہ واقعی یہ لوگ نیکی میں بے نظیر ہیں۔ یہ دنیا میں ہوتے ہوئے اس دنیا کے نہیں بلکہ عالم بالا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں الہاماً فخر المومنین فرمایا۔ کہ وہ ایمانداروں کے لئے باعث فخر ہیں۔

اس مقدس گروہ کی خود مامور الٰہی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ حالت لکھی ہے۔

"میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔ ..... میں اکثر دیکھتا ہوں۔ کہ وہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔ ناپاک دل کے لوگ انہیں کافر کہتے ہیں۔ اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں" (ضمیمہ انجام آتھم)

اور فرماتے ہیں:۔

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں۔ جو سچے دل سے میرے پر ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت ایسے روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزاروں بیعت کنندگان میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں۔ کہ موسیٰ نبی کے پیروؤں سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے۔ ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور ان کے چہروں پر صحابہؓ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو۔ تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہے۔" (الذکر الحکیم)

اور فرماتے ہیں:۔

"بہتیرے ان میں سے ہیں۔ کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہؓ روتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں۔ جن کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں۔ کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے۔ کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مارتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔"

(ایام الصلح)

عہدیداران جائزہ لیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریروں پر پچاس برس سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ آؤ اب ہم اپنے گھروں کا جائزہ لیں۔ قرب و جوار کے احمدیوں کو دیکھیں۔ اور اپنے شہر یا گاؤں کے احمدیوں کے حالات پر نظر ڈالیں۔ اور دیکھیں کہ وہ لوگ جو اس مقدس گروہ کے بعد جن کی تعریف اوپر ذکر کی گئی ہے۔ جماعت میں داخل ہوئے۔ وہ اس تعریف کے مصداق ہیں یا نہیں؟ کیا ہمارے بوڑھوں میں۔ ہمارے جوانوں میں۔ ہمارے مردوں میں ہماری عورتوں میں وہی نیکی اور خدا ترسی اور وہی تقویٰ اور طہارت اور وہی مسجدوں میں نمازوں کی باقاعدگی وہی خشوع اور خضوع اور وہی خشیت الٰہی کے آثار اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر وہی ایمان اور ایقان پایا جاتا ہے یا نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں پایا جاتا تھا۔ اگر عہدیداران بعد تحقیق دیکھیں۔ کہ نسبتی لحاظ سے اب جماعت میں بہت سے ایسے افراد پائے جاتے ہیں۔ جو ضعیف الایمان ہیں۔ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے۔ اور احمدیت کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور ان کے چہروں سے خشیت الٰہی کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ دیگر دنیاداروں کی طرح دنیا سے دل لگا بیٹھے ہیں۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کی یہ حالت یقینی طور پر اس بات کی علامت ہے۔ کہ ان کی صحیح طور پر احمدیت کے رنگ میں تعلیم و تربیت نہیں کی گئی۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کیلئے ضروری اعلان

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ چونکہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر امیر ضلع جھنگ کے انتخاب کے لئے جو اجلاس کیا گیا تھا۔ اس میں صرف پانچ جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔ اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے۔ کہ یہ انتخاب دوبارہ کیا جائے۔ سو اب انتخاب امیر ضلع جھنگ مورخہ ۱۱/۲/۵۵ کو بروز جمعہ مسجد احمدیہ مگھیانہ میں جمعہ کی نماز کے فوراً بعد ہوگا۔ ضلع جھنگ کی تمام جماعتوں کے امیر و پریذیڈنٹ صاحبان براہ مہربانی پورے اہتمام کے ساتھ اس میں شرکت فرمائیں۔ (خاکسار مرزا عبدالحق امیر صوبہ پنجاب)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کے عہدہ داران

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی نے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب کئے ہیں:۔

پریذیڈنٹ۔ خواجہ سعید احمد بٹ بی۔اے طالب علم فرسٹ ایل۔ایل۔بی۔

جنرل سکرٹری:۔ عبدالحفیظ بی۔اے طالب علم سیکنڈ ایل۔ایل۔بی۔ سکرٹری:۔ عبدالمومن طالب علم ایف۔ایس۔سی

جائنٹ سیکرٹری۔ محمد علی وانگ طالب علم ایف۔ایس۔سی۔ پبلسٹی سکرٹری۔ انور اقبال طالب علم بی۔ایس۔سی۔ (نامہ نگار)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے بیٹے مسمی مشتاق احمدؐ پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔
ماسٹر سراج دین کریانہ مرچنٹ وزیر آباد پاکستان۔

(۲) خیر محمدؐ صاحب درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) عزیز فیض محمدؐ صاحب کو گرنے کی وجہ سے چوٹ لگی ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔
محمدؐ علی شہر ڈیرہ غازیخاں..

(۴) عاجز کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل شفا عطا فرمائے۔ اور ہماری گھبراہٹ کو دور فرمائے آمین۔
خاکسار شاہد عبدالکریم خاں کاٹھگڑھی عفی عنہ دواخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ۔

صدر صاحبان جماعت ہائے زیرین سندھ توجہ فرمائیں

پراونشل سکرٹری صاحب تعلیم و تربیت زیریں سندھ شکایت کرتے ہیں۔ کہ بہت سی جماعتوں کی طرف سے تعلیم و تربیت کی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ یہ ایک بہت بڑی بد انتظامی ہے۔ جس کا تدارک آپ کا فرض ہے۔ امید ہے آپ آئندہ جماعتی کام کا اس طرح نقصان نہیں ہونے دیں گے۔

خاکسار احمد دین پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ زیریں سندھ

کوئی فرد جماعت تحریک جدید سے باہر نہ رہے

۱۔ دفتر اوّل سال ۲۱ کے وعدے جو وصول ہوئے ہیں وہ متوقع میزان کا قریباً نصف بنتے ہیں لیکن دفتر دوم کے سال ۱۱ کے موصول شدہ وعدے مطلوبہ رقم کی ایک چوتھائی سے بھی کم ہیں۔

۲۔ جماعت کے محترم امیروں، پریذیڈنٹوں اور مالی سیکرٹریوں نیز خدام الاحمدیہ (جن کے ذمہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کے وعدے حاصل اور وصول کرنے کا کام سپرد کیا ہے) کے قائدین۔ زعماء عہدیداران اور ممبران سے پُر زور درخواست ہے کہ وہ مرکز کو وعدوں کی فہرستیں بھجوانے کے لئے نہائت مستعدی۔ توجہ اور کوشش سے ایسا انتظام کریں کہ دفتر اوّل کے وعدوں کی میزان اڑھائی لاکھ تک۔ اور دفتر دوم کے وعدوں کی میزان چار لاکھ تک پہنچ جائے۔

۳۔ جتنے وعدے روزانہ حاصل ہوسکیں۔ انہیں بصورت قسط ہر تیسرے دن مرکز میں بھجواتے رہیں۔ تا وکالت مال حضرت امیر المومنین کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ جماعتوں کی مساعی باقاعدہ پیش کر سکے۔ یہ نہایت ضروری گذارش ہے۔

۴۔ کوئی مرد عورت۔ بچہ جماعت کا ایسا نہ رہ جائے جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت سے محروم رہ جائے۔ نادار اور بے روزگاروں کی طرف سے کم سے کم رقم بھی لی جاسکتی ہے۔

۵۔ یاد رہے کہ آپ کی قربانیوں سے انشاء اللہ تعالے دنیا کے ویرانے آباد ہوں گے۔ ظلمت کدوں میں آسمانی روشنی کے مینار تعمیر ہوں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک جھنڈا ربع مسکون میں ہر جگہ لہرائیگا۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چھتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھ بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگی۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

لازمی چندوں کی باقاعدگی سے ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

جملہ امراء و پریذیڈنٹ و سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ رفتار وصول چندہ کو تیز کرنے کے لئے اپنی اپنی جماعت کے دوستوں سے ان کے واجب الادا بقایاجات کی وصولی کی سعی فرمائیں۔ شہری جماعتوں کے عہدہ دار و دستور کو چاہئے کہ ہر ماہ کا چندہ ۲۰ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ فصل خریف کا چندہ ہر ایک احمدی سے پوری شرح سے وصول کرکے جلد ارسال فرمائیں۔ (ناظربیت المال ربوہ)

ایک ضروری اعلان:۔ زمیندار جماعتوں کی فصل خریف کی برداشت بہت حد تک ہوچکی ہے اور فصل کماد کی برداشت اب ہو رہی ہے۔ اس لئے زمیندار جماعتوں کے عہدہ دار احباب کو چاہئے کہ اپنی اپنی جماعت کے جملہ احباب سے ان کا واجب الادا بقایا چندہ لازمی (چندہ عام یا حصہ آمد) اور چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص سو فی صدی وصول کرکے پوری سعی فرمائیں۔ (ناظر بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا عالمگیر فیضان

"بجز ایک نقطۂ مرکز اور جس قدر نقاطِ وتر ہیں ان میں دوسرے انبیاء ورسل ہوارباب صدق و صفا بھی شریک ہیں۔ اور نقطۂ مرکز اس کمال کی صورت ہے جو صاحبِ وتر کو بہ نسبت جمیع دوسرے کمالات کے اعلےٰ اور ارفع اور اخص اور ممتاز طور پر حاصل ہے۔ جس میں حقیقی طور پر مخلوق میں سے کوئی اس کا شریک نہیں۔ ہاں اتباع اور پیروی سے ظلّی طور پر شریک ہو سکتا ہے۔ اب جاننا چاہئے کہ دراصل اسی نقطۂ وسطی کا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ جو اجمالی طور پر جمیع حقائق عالم کا منبع اور اصل ہے اور درحقیقت اسی ایک نقطہ سے خط وتر انبساط اور امتداد پذیر ہوا ہے۔ اور اسی نقطہ کی روحانیت تمام خطِ وتر میں ایک ہویّت ساریہ ہے۔ جس کا فیض اقدس اس سارے خط کو تعین بخش ہو گیا ہے۔ عالم جس کو متصوفین اسماء اللہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں اس کا اوّل اور اعلےٰ مظہر جس سے وہ علی وجہ التفصیل صدور پذیر ہوا ہے یہی نقطۂ درمیانی ہے۔ جس کو اصطلاحاتِ اہل اللہ میں نفسی نقطہ احمدؐ مجتبےٰ و محمد مصطفےٰ نام رکھتے ہیں۔ اور فلاسفہ کی اصطلاحات میں عقل اول کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ اسی نقطہ کو دوسرے وتری نقاط کی طرف وہی نسبت ہے جو اسم اعظم کو دوسرے اسمائے الٰہیہ کی طرف نسبت واقع ہے۔ غرض چشمۂ رموز غیبی اور مفتاح کنوز لاریبی اور انسان کامل دکھانے کا آئینہ یہی نقطہ ہے اور تمام اسرار مبدا و معاد کی علّتِ غائیہ اور ہر ایک زیر و بالا کی پیدائش کی لمیّت یہی ہے۔ جس کے تصور بالکنہ و تصور بکنہہ سے تمام عقول و افہام بشریہ عاجز ہیں۔ جس طرح ہر ایک حیات خدا تعالےٰ کی حیات سے مستفاض اور ہر ایک وجود اس کے وجود سے ظہور پذیر ہوا ہے اور ہر ایک تعین اس کی تعین سے خلعت پوش ہے۔ ایسا ہی نقطۂ محمدیہ جمیع مراتب اکوان و مظاہر امکان میں باذنہٖ تعالےٰ حسب استعدادات مختلفہ و طبائع متفاوتہ مؤثر ہے"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸۷-۱۸۵)

تحریک حج کے متعلق مختصر کوائف

امسال حج کے لئے درخواستیں دینے کا سلسلہ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ ذی استطاعت احباب کا فرض ہے کہ اپنے اپنے شہر کی حج بکنگ ایجنسیوں سے متعلقہ فارم حاصل کرکے درخواستیں تیار رکھیں۔ بحری جہاز کے ذریعہ جانے اور آنے پر /۱۲۰۰ روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ اور ہوائی جہاز کے ذریعہ /۲۰۰۰ روپیہ کا۔

فریضۂ حج کی طرف احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ متوجہ کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ایک سکیم منظور فرمائی ہے۔ جس کا ذکر الفضل کی چند اشاعتوں میں ہو چکا ہے۔ الحمد للہ کہ اس کے نتیجہ میں احباب جماعت کی طرف سے بکثرت خطوط آرہے ہیں۔ لہذا جملہ دوستوں کی آگاہی کے لئے تحریک حج کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں۔

(۱) ہر احمدی دوست اس تحریک کا رکن بن سکتا ہے۔ قائدین و زعما صاحبان مقامی ضرورت کے مطابق فارم رکنیت منگوالیں۔

(۲) فارم رکنیت براہِ راست مرکز سے حاصل کرنے کے لئے ایک روپیہ فی فارم بذریعہ منی آرڈر بنام افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھجوا دیا جائے۔ اور منی آرڈر رسید حاصل کردہ از ڈاکخانہ جوابی لفافہ میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دی جائے۔ جوابی لفافہ پر پتہ خوشخط ہو تاکہ دفتر صحیح ریکارڈ رکھا سکے۔ منی آرڈر کوپن پر وضاحت سے تحریر کیا جائے کہ رقم ہذا "تحریک حج خدام الاحمدیہ" کی مد میں جمع کی جائے۔

(۳) ہر رکن کو تحریک حج کے فنڈ میں کم از کم ایک روپیہ سالانہ چندہ ادا کرنا ہوگا۔ (ذی استطاعت احباب زیادہ عنایت فرمائیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا)

(۴) ہر سال تحریک ہذا کے اراکین میں سے کم از کم ایک دوست کو منتخب کرکے حج کے لئے بھجوایا جائے گا (اگر فنڈ اجازت دے تو ایک سے زیادہ دوستوں کو بھی منتخب کیا جا سکتا ہے)

(۵) ہر منتخب شدہ دوست کو حج فنڈ سے چھ صد روپیہ کی امداد دی جائے گی۔ بقیہ اخراجات کا انتظام منتخب شدہ دوست کو خود کرنا ہوگا۔

(۶) تا اطلاع ثانی منتخب شدہ دوست حج پہ جانے کے لئے درخواست دینے اور اس سلسلہ میں جملہ انتظامات کرنے کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ سردست دفتر ہذا چھ صد روپیہ کی سہولت بہم پہنچا سکتا ہے۔ البتہ آئندہ سال سے انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کی جائے گی کہ مزید سہولتیں بہم پہنچانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ واللہ الموفق۔

مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند قدیم صحابہ

از مکرم ناصر احمد صاحب ظفر جامعہ احمدیہ احمد نگر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ ایسے صحابہ کرام کے حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جن کے حالات آج تک زاویہ اخفا میں ہے ضلع ڈیرہ غازیخان تحصیل تونسہ شریف میں اور کوہ سنگھڑ کے دائیں جانب دامن کوہ سلیمان میں ایک چھوٹی سی بستی واقع ہے۔ جس کا نام بستی ہندوانی ہے۔ جس کے باشندوں کی اکثریت بلوچ قوم پر مشتمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے اس بستی میں ایک بزرگ میاں رانجھا خانصاحب رہتے تھے۔ جو ایک خدارسیدہ اور صاحب کشف وکرامات انسان تھے اور اس مسجد کے پیش امام تھے۔ جو اب احمدیہ مسجد کے نام سے موسوم ہے۔ تو اپنے سدیوں سے کہہ رہے تھے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اب ظاہر ہونے والے ہیں۔ اس لئے ان کی امداد کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ اسی مقصد کے پیش نظر انہوں نے خود بھی ایک تلوار خرید رکھی تھی۔ جب انہوں نے تلوار خریدی۔ تو اس وقت وہ عمر رسیدہ تھے۔ اور امن کا زمانہ تھا لوگوں نے کہا کہ اب تو امن کا زمانہ ہے آجکل تلوار خریدنے کا کیا فائدہ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت امام مہدی آنے والے ہیں۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ جونہی ان کی آواز میرے کانوں تک پہنچے میں بلا حیل وحجت ان کے انصار میں داخل ہوکر ان کی امداد کرسکوں۔ نیز فرماتے اگر کوئی شخص ان کی آواز سن لینے کے بعد اپنے گھر چادر لینے کے لئے بھی جائے گا۔ تو وہ ان کی قبولیت کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہ جائے گا۔ (یہاں سے ان چادر سنبھالنے کے معنے تیاری سفر کرنے کے ہیں) میاں رانجھا صاحب بستی کے ایک عالم آدمی تھے۔ اس بستی کے نوجوان ان سے علوم قرآنیہ اور مثنوی رومی اور دیگر کتب دینیہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ان نوجوانوں میں سے حافظ سردار فتح محمد خاں صاحب اور نور محمد خانصاحب اور حافظ محمد خانصاحب ......

رضی اللہ عنہم نے نمایاں تعلیم حاصل کی۔ انہی ایام میں اس بستی کے ایک شخص جن کا نام محمد ولد محمود تھا۔ حصول تعلیم کی خاطر کس مپرسی کی حالت میں پھرتے پھراتے راولپنڈی پہنچے۔ اور حکیم شاہ نواز صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سنا اور یہ واقعہ قریباً ۱۹۰۱ء کا ہے۔ اس پر وہ فوراً راولپنڈی سے قادیان چلے گئے۔ اور وہاں جاکر شرف بیعت حاصل کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس میں شامل ہوکر تعلیم حاصل کی۔ یہی صاحب ہیں جو بعد میں قادیان میں مولوی محمد شاہ صاحب کے نام سے مشہور ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مبلغ بناکر کشمیر بھیجدیا۔ موضع آسنور میں انہوں نے اپنی شادی کی۔ جن کے ایک صاحبزادے عبداللہ صاحب اب بھی زندہ موجود ہیں جو کہ مولوی فاضل ہیں۔ مولوی محمد شاہ صاحب وہیں کشمیر میں ہی فوت ہوئے اور اس جگہ مدفون ہیں مولوی محمد شاہ صاحب نے اپنے احباب کو ۱۹۰۱ء میں اطلاع دی کہ امام مہدی آگئے ہیں اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کچھ منظوم کلام بھی بھیجا۔ بستی کے خواندہ لوگ مسیح موعود کی آمد کے لئے پہلے ہی چشم براہ تھے۔ انہوں نے لکھا کہ وہ بذات خود تشریف لاکر جملہ حالات سے آگاہ کریں۔

چنانچہ ۱۹۰۲ء میں مولوی صاحب موصوف حضرت صاحب کی کچھ کتب ہمراہ لے کر وہاں پہونچے۔ ان کے آنے کے بعد مندرجہ ذیل بزرگوں نے بیعت کے تحریری خطوط حضرت صاحب کی خدمت اقدس میں بھیجدیئے۔ حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب اور ان کے برادر کلاں نور محمد خانصاحب اور نور محمد خانصاحب ثانی اور بخش خانصاحب اور حافظ محمد خانصاحب اور میاں محمد صاحب گوہر علی صاحب برادر کلاں مولوی محمد شاہ صاحب۔

ان تحریری بیعت کے بعد مولوی صاحب موصوف واپس قادیان تشریف لے گئے۔

مارچ ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کرم دین جہلمی نے مقدمہ چلایا ہوا تھا۔ انہی دنوں میں نور محمد خانصاحب ثانی (والد محمد مسعود خانصاحب) اور حافظ محمد خاں صاحب اور میاں محمد صاحب خود قادیان گئے۔ وہاں پہونچے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور مقدمہ کی پیروی کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ یہ بزرگ وہاں ٹھہرے رہے۔ حضور علیہ السلام واپس تشریف لائے تو ان بزرگوں نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد یہ بزرگ ہفتہ عشرہ قادیان مقیم رہے۔ اور جملہ حالات سے آگاہی حاصل کی۔ اور حضور کی صحبت سے مستفید ہوتے رہے۔ اور جب یہ بزرگ واپس تشریف لائے اور باقی لوگوں کو تمام حالات سنائے تو کچھ اور لوگوں نے بھی تحریری بیعت کرلی۔ اور اس طرح یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط جماعت قائم ہوگئی۔ ۱۹۰۳ء میں حافظ سردار فتح محمد خانصاحب، عثمان خانصاحب و بخش خاں صاحب قادیان دارالامان روانہ ہوئے وہاں جاکر انہوں نے بھی حضور کی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور پندرہ بیس دن تک برکات صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے۔ اور ساتھ ہی ریویو بھی اپنے نام پر جاری کروا آئے۔ ۱۹۰۶ء میں پھر مولوی محمد شاہ صاحب دوبارہ تشریف لائے اور ماہ دسمبر ۱۹۰۷ء نور محمد خانصاحب اول یعنی برادر فتح محمد خاں صاحب و محمد محمود خانصاحب ولد نور محمد خاں صاحب ثانی و میاں محمد صاحب مولوی محمد شاہ صاحب کی معیت میں قادیان تشریف لے گئے اور محمد مسعود خانصاحب اور نور محمد خانصاحب اول نے بھی دستی بیعت کا شرف حاصل کیا اور میاں محمد صاحب نے دوبارہ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور یہ سب جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء میں شریک ہوئے۔ مندرجہ بالا تفصیل سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹی سی بستی کے مندرجہ ذیل آٹھ بزرگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کے شرف سے بہرہ ور کیا۔ یعنی حافظ محمد خانصاحب (۲) نور محمد خانصاحب (۳) میاں محمد صاحب (۴) حافظ فتح محمد خانصاحب و بخش خانصاحب (۶) عثمان خانصاحب (۷) نور محمد خانصاحب (۸) مسعود خاں صاحب ولد نور محمد خانصاحب یہ سارے بزرگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص اور احمدیت کے رنگ میں رنگین تھے حضرت حافظ فتح محمد خانصاحب ایک جید عالم اور فارسی کے اچھے پایہ کے شاعر تھے۔ انہوں حضرت مسیح موعود کی تائید میں ایک فارسی کی منظوم کتاب بھی لکھی تھی۔ مگر افسوس کہ وہ قبل اشاعت ہی ضائع ہوگئی۔ اس کتاب کا پہلا شعر ان کے صاحبزادے مولوی ظفر محمد خانصاحب ظفر پروفیسر جامعہ احمدیہ کو یاد ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت والد صاحب کی کتاب کی پہلی نظم کا عنوان "سلام بنام امام مہدی علیہ السلام تھا" جس کا پہلا شعر یہ تھا ؎

السلام اے یوسف کنعان ما
السلام اے نوح کشتی بانِ ما

سوائے میاں محمد صاحب کے باقی سب بزرگ تعلیم یافتہ تھے اور محمد صاحب اگرچہ تعلیم یافتہ نہ تھے۔ لیکن حضور کے عشق اور محبت میں نمایاں درجہ رکھتے تھے۔ ان کے حالات الفضل ۲۹ر جولائی ۱۹۵۳ء میں شائع ہوچکے ہیں۔ ایک دفعہ وہ قادیان میں کھانا کھارہے تھے۔ کہ اس اثنا میں حضور کو دیکھا کہ سیر کو تشریف لے جارہے ہیں۔ فوراً وہیں کھانا چھوڑ ساتھ ہوگئے اکثر حضور کے ذکر پر رو پڑتے تھے۔ غریب آدمی تھے۔ مخالفین نے بائیکاٹ کردیا نہایت استقلال سے تکالیف کو برداشت کیا۔ انہیں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پاؤں دبانے کا بھی شرف نصیب ہوا۔ چونکہ یہ اکثر بزرگ خواندہ تھے۔ اسلئے ان کی تبلیغی کوششوں اور نیک نمونہ سے بستی بزدار اور کوٹ قیصرانی میں بھی احمدیہ جماعتیں قائم ہوگئیں۔ اسوقت صرف دو بزرگ زندہ ہیں۔ یعنی محمد عثمان خاں صاحب اور محمد مسعود خاں صاحب یہ دونوں بزرگ اس وقت بہت بوڑھے ہوچکے ہیں۔ ایک عجیب بات یہ ہے کہ حضرت فتح محمد خان صاحب و حافظ محمد خانصاحب اور ان کے بھائی نور محمد خان صاحب و میاں محمد ثانی صاحب جس قبرستان میں دفن ہیں اس کا نام پہلے سے ہی قبرستان صحابہ رضی اللہ عنہم تھا۔ کیونکہ مشہور ہے کہ اس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ کی قبریں موجود ہیں۔ ان صحابہ کرام کے کوئی تاریخی حالات تو معلوم نہیں ہیں۔

اس علاقہ میں متعدد مقامات پر ایسی قبریں پائی جاتی ہیں۔ جو اصحاب کی قبریں کہلاتی ہیں۔ مقامی لوگ انہیں لال اصحاب رضی اللہ عنہم کہتے ہیں اور غالباً لال کا لفظ شہید کے لفظ کے مترادف ہے۔ اور یا پھر لال پیارے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب حضرت حافظ فتح محمد خانصاحب و حافظ محمد خاں صاحب و نور محمد خانصاحب کی قبریں صحابہ کرام کی قبروں کے ساتھ ساتھ ہیں۔ اور جب ان قبروں کو اکٹھا دیکھا جاتا ہے تو آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ فوراً سامنے آجاتی ہے۔ اور لما یلحقوا کا مفہوم قد لحقوا بھم (کہ وہ ان سے مل گئے) کے مفہوم سے بدل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں پر ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین

نمائندگان مجلس مشاورت کی آگاہی کے لئے

جملہ نمائندگان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے بقایادار دوستوں کو خوذ مل کر بقایا جات کی ادائیگی کے لئے انہیں توجہ دلائیں اور کوشش فرمائیں کہ ایسے بقایاجات جلد از جلد دوستوں سے وصول ہوجائیں۔ نیز عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان مجلس مشاورت کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں اور بقایاجات کی وصولی میں ان کی امداد فرمائیں (ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت:۔ میرے ماموں چوہدری سردار علی صاحب سیکرٹری تبلیغ موضع احمد آباد تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۵۵-۱-۱۷ کو لڑکا عطا فرمایا ہے احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔

حکیم رحیم بخش سندر گڑھی دیہاتی مبلغ لاکھیا والہ ضلع لائلپور

۱۹۵۴ء میں پاکستان اور برطانیہ کے درمیان تجارت — ایک جائزہ

۱۹۵۴ء میں پاکستان نے برطانیہ کو جو مال بھیجا۔ اس کا تقریباً آدھا حصہ خام پٹ سن پر مشتمل تھا۔ ویسے ان برآمدات کی مالیت ۲ کروڑ ۶۳ لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ تھی۔ کپڑا بننے کے متفرق ریشوں کی مد کے تحت اسی سال برطانیہ نے پاکستان سے ایک کروڑ ۲۲ لاکھ تیس ہزار پونڈ کی درآمدات کیں برطانیہ نے اس سال ایک لاکھ ۴۲ ہزار آٹھ سو سینتیس ٹن پٹ سن باہر سے منگوایا۔ جو تقریباً تمام کا تمام پاکستان سے آیا۔ پٹ سن کے بعد روئی کا نمبر آتا ہے۔ برطانیہ نے پاکستان سے ۴۴ لاکھ ۹۷ ہزار پونڈ کی قیمت کی ۳ کروڑ ۷ لاکھ ۵۲ ہزار پونڈ روئی منگوائی۔ جہاں تک چائے کا تعلق ہے۔ تو اس کا مجموعی وزن ایک لاکھ ۲۳ ہزار ۸۴۲ ہنڈرویٹ تھا۔ اور اگرچہ ۱۹۵۳ء کے مقابلہ میں اس میں پچاس ہزار پونڈ کی کمی ہوئی۔ تاہم اس کی مالیت چھ لاکھ پونڈ سے ۴۱ لاکھ ۵ ہزار پونڈ تک جا پہنچی۔ پاکستان سے برطانیہ جانے والی دوسری بڑی اشیاء میں تیسرا نمبر اون اور جانوروں کے بالوں کا ہے۔ جس کی مالیت ۲۶ لاکھ ۳۱ ہزار پونڈ تھی۔ اور یہ برآمدات زیادہ تر بھیڑ اور بھیڑ کے بچوں کی اون پر مشتمل تھیں۔ ان کا وزن ایک کروڑ ۱۲ لاکھ ۱۸ ہزار پونڈ اور مالیت ۳۵ لاکھ ۲۷ ہزار پونڈ تھی۔ پاکستان اور برطانیہ کی تجارت میں خام کھالوں وغیرہ کو بھی اہمیت حاصل تھی۔ چنانچہ پاکستان نے ۱۹۵۴ء میں ۳۲ ہزار ۲۵۷ ہنڈرویٹ وزن اور ۹ لاکھ ۴۲ ہزار پونڈ مالیت کی کھالیں برطانیہ کو دیں۔ ان میں بیس ہزار ۸۶۱ ہنڈرویٹ وزن کی مویشیوں کی کھالیں تھیں۔ جن کی مالیت ۳ لاکھ ۱۵ ہزار پونڈ تھی۔ علاوہ ازیں پاکستان نے برطانیہ کو ۶ لاکھ ۸۳ ہزار پونڈ قیمت کا ۲۲ ہزار ۱۵۲ ٹن کھلی۔ بھوسہ وغیرہ بھی بھیجا تھا۔

پاکستان کی درآمدات

ادھر پاکستان نے برطانیہ سے ۱۹۵۴ء میں جو مال خریدا۔ اس کی مالیت ۴ کروڑ ۵۸ لاکھ ۵۲ ہزار پونڈ تھی۔ ان درآمدات میں چالیس فی صدی تو مشینیں ہی تھیں۔ جن کا وزن ۷ لاکھ ۲۹ ہزار ۹۷۵ ہنڈرویٹ اور مالیت ایک کروڑ تیس لاکھ ۷۵ ہزار پونڈ تھی۔ جو ۱۹۵۳ء کی اسی مدت کے مقابلہ میں اس مرتبہ ۲۴ لاکھ پچاس ہزار پونڈ زیادہ تھی۔ بجلی سے چلنے والی مشینیں۔ اوزار اور پرزے ان کے علاوہ تھے۔ جن کی مالیت ۸۴ لاکھ ۳۱ ہزار پونڈ تھی۔ مشینوں میں سب سے زیادہ کپڑا بننے کی مشینیں درآمد ہوئیں۔ جن کا وزن ۳ لاکھ ۱۲ ہزار ۹۳۳ ہنڈرویٹ اور مالیت ۵۲ لاکھ ۹۹ ہزار پونڈ تھی۔ اس قسم کی جتنی مشینیں۔ برطانیہ نے بیرونی ملکوں کو دیں۔ ان کا پانچواں حصہ پاکستان کی درآمدات پر مشتمل تھا۔ بجلی کے بغیر چلنے والی دوسری مشینوں میں پاکستان نے ۳ لاکھ ۲۷ ہزار پونڈ مالیت کے ۴۳ ہزار ۹۲۰ ہنڈرویٹ بائیلر ۷ لاکھ اسی ہزار پونڈ کی قیمت کے ۳۴ ہزار ۱۱۹ ہنڈرویٹ بھٹیوں سے چلنے والے انجن۔ ۸ لاکھ چھ ہزار پونڈ کی مالیت اور ۲۹ ہزار ۹۴۶ ہنڈرویٹ کے وزن کے مشینوں کے اوزار ۳ لاکھ ۸۳ ہزار پونڈ قیمت کے ۱۳ ہزار ہنڈرویٹ پمپ ۵ لاکھ ۹ ہزار پونڈ اور ۲۷ ہزار ۱۰۷ ہنڈرویٹ وزن کے صنعتی اور کارخانوں کی ضرورتوں کے ٹرک اور ۴ لاکھ ۷ ہزار پونڈ قیمت اور ۲۶ ہزار ۲۷۹ ہنڈرویٹ وزن کی مٹی کھودنے اور سڑک کوٹنے کے انجن شامل تھے۔ بجلی کی مشینوں میں ۲۵ لاکھ ۵۱ ہزار پونڈ مالیت کی بجلی پیدا کرنے والی مشینیں اور موٹر ریڈیو کے والو اور ریڈیو۔ راڈر اور گراموفون وغیرہ شامل تھے۔ اسی سال پاکستان نے ۷۰ لاکھ ۷۹ ہزار پونڈ مالیت کی موٹر کاریں۔ ٹرکیں اور ریلوے انجن وغیرہ بھی برطانیہ سے منگوائے۔ علاوہ ازیں ۱۹۵۳ء کے مقابلہ میں برطانیہ سے ادویات کی دگنی درآمدات پاکستان میں ہوئیں جن کی مالیت ۵۴ لاکھ ۷۵ ہزار پونڈ تھی۔ برطانیہ نے ۱۹۵۴ء میں ۹۷ ہزار ۵۵۱ ٹن لوہا اور فولاد پاکستان بھیجا۔ جس کی قیمتیں ۳۸ لاکھ ۹۳ ہزار پونڈ تھی۔ جبکہ ۱۹۵۳ء میں یہ وزن ۲۸ ہزار ۹۸۹ ٹن تھا۔ اور مالیت ۲۱ لاکھ ۹ ہزار پونڈ۔ ۱۹۵۴ء میں برطانیہ سے پاکستان جانے والی دوسری اشیاء میں ۳۵ لاکھ پچاس ہزار پونڈ مالیت کی دھاتوں کی مصنوعات ۳۱ لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی پیٹرولیم اور اس کی دوسری اشیاء ۹ لاکھ ۹۳ ہزار پونڈ کا سوتی کپڑا اور اس کی مصنوعات ۹ لاکھ ۲۷ ہزار پونڈ کی ربڑ کی مصنوعات۔ ۹ لاکھ ۲۳ ہزار پونڈ کے ۲۰ لاکھ ۹۲ ہزار پونڈ وزن کے اون کے گولے اور ۵ لاکھ ۶۴ ہزار پونڈ کی متفرق معدنیات کی مصنوعات شامل تھیں۔

۱۹۵۴ء میں برطانیہ نے دولت مشترکہ کے ملکوں سے مجموعی طور پر ایک ارب ۶۳ کروڑ ۳۷ لاکھ ۶۷ ہزار پونڈ کی مالیت کی درآمدات اور ایک ارب ۱۳ کروڑ ۶۷ لاکھ ۴۴ ہزار پونڈ مالیات کی برآمدات کیں۔

بلوچستان ریاستی یونین کا بجٹ

یکم فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ مارچ میں ۵۶-۱۹۵۵ء کا بلوچستان ریاستی یونین کا جو بجٹ پیش کیا جائیگا۔ اس میں ۵ لاکھ ۵۸ ہزار ۵۲۵ روپے کا خسارہ ہوگا۔ ۵۵-۱۹۵۴ء کے بجٹ میں ۲ لاکھ ۴۷ ہزار ۹۱۷ روپے کا خسارہ۔ مرکزی حکومت کے قرضہ سے پورا کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ نیا بجٹ بہت ترقی پسندانہ ہوگا۔ کیونکہ اس میں یونین کی ترقی اور بہتری کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے۔

مشرقی بنگال کے متحدہ محاذ کے ارکان فضل الحق کی جگہ دوسرا لیڈر منتخب کریں گے

کراچی ۳۱ر جنوری مشرقی بنگال اسمبلی میں متحدہ محاذ کے سو سے زائد ممبروں نے اپنی جماعت کے موجودہ لیڈر مسٹر اے کے فضل الحق کے خلاف عدم اعتماد کی ایک تحریک پر دستخط کر دئیے ہیں۔ متحدہ محاذ کا جلسہ بلانے کے لئے ۷۵ ممبروں کے دستخط ضروری ہیں یہ حاصل کر لئے گئے ہیں۔ اور تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کے لئے کل ۱۱۵ دستخطوں کی ضرورت ہوتی ہے مسٹر فضل الحق کا مخالف گروپ عدم اعتماد کی تحریک کے لئے دستخط جمع کرتا ہے۔ اور اب تک سو دستخط حاصل کئے جا چکے ہیں۔ چار اضلاع کے ممبروں کے دستخط ابھی حاصل کرنے باقی ہیں۔ مخالف گروپ کا خیال ہے۔ کہ مسٹر فضل الحق کے خلاف متحدہ محاذ پارٹی کی اکثریت ووٹ دے گی۔ متحدہ محاذ پارٹی کا جلسہ ۱۲ فروری کو ڈھاکہ میں منعقد ہوگا۔ تو اس گروپ کو توقع ہے کہ اس کی تحریک عدم اعتماد منظور ہو جائے گی اور ایک نیا لیڈر منتخب کر لیا جائے گا۔ عدم اعتماد کی تحریک اور نئے لیڈر کے انتخاب کی تجویز پیش کرنے کا نوٹس ایک یا دو دن میں دیدیا جائے گا۔ مخالف گروپ کا کہنا ہے کہ مرکزی حکومت بھی فضل الحق کو قبول نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ وہ ایک مرتبہ وزیر اعلیٰ کے عہدہ سے ہٹائے جا چکے ہیں۔ عوامی لیگ کے ایک لیڈر شیخ مجیب الرحمٰن جو یہاں آئے ہوئے تھے اس تحریک کے سلسلہ میں متحدہ محاذ کے لیڈروں سے مشورہ کر کے ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ ان کا خیال ہے کہ عدم اعتماد کی تحریک پاس ہو جائے گی اور نئے لیڈر کا انتخاب کیا جائیگا۔

کراچی میونسپل کارپوریشن ٹیکس سے میں حکومت کا حصہ ادا نہیں کریگی

کراچی ۳۱ جنوری۔ کراچی میونسپل کارپوریشن نے فیصلہ کیا ہے کہ شہری غیر منقولہ جائداد کے جو ٹیکس حکومت کو ادا کرنے کے لئے وصول کئے گئے ہیں وہ اس وقت تک حکومت کو ادا نہ کئے جائیں جب تک حکومت وہ تمام رقوم کارپوریشن کو ادا نہ کر دے جو سرکاری عمارتوں پر ٹیکس کی صورت میں حکومت پر واجب الادا ہیں۔ یا پھر حکومت سے کہا جائے گا کہ کارپوریشن کے واجبات حکومت کے واجبات میں سے وضع کر لئے جائیں۔

کراچی میونسپل کارپوریشن کو ۸۴ لاکھ روپیہ ادا کرنا ہے۔ کارپوریشن نے جاری کے علاقہ میں ایک پل تعمیر کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ بابا اور بھٹ جزائر کو پانی فراہم کرنے کے لئے میئر کو کراچی پورٹ ٹرسٹ کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کرنے کے پورے اختیارات دئیے گئے ہیں۔

کراچی میں غیر آباد مہاجرین کی مردم شماری کے لئے ابتدائی انتظامات

کراچی ۳۱ر جنوری۔ کراچی کے ان غیر آباد مہاجرین کی مردم شماری جو فٹ پاتھ یا کھلی جگہوں پر پڑے ہیں ایک ہفتے کے اندر شروع کر دی جائے گی وزارت مہاجرین آبادکاری نے بے گھر مہاجرین کو آباد کرنے کی غرض سے صحیح اعداد و شمار جمع کرنے کے لئے مردم شماری کا حکم دیا ہے کھوکھرا پار کے راستے بھارت سے مہاجرین کی مسلسل پاکستان آمد کے سبب شہر میں بے گھر لوگوں کے اعداد و شمار میں ہر چھ ماہ بعد تبدیلی ہو جاتی ہے۔

کراچی کے آبادکاری حکام مرکزی وزارت مہاجرین کی براہ راست نگرانی میں مردم شماری کا کام کریں گے۔ مردم شماری کا عملہ بھرتی کرنے کے انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ فٹ پاتھ۔ خالی قطعات اور ایسی عمارتوں میں رہنے والے مہاجرین کی مردم شماری کی جائے گی۔ جو سکولوں وغیرہ کیلئے حکومت کو درکار ہیں۔ حکومت ملحقہ ہی مہاجرین کے پیشے اور آمدنی کے متعلق بھی اعداد و شمار جمع کرے گی۔ اور یہ کام تین ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاجرین کو ان کے نام رجسٹر کرنے کے بعد شناختی کارڈ بھی دئیے جائیں گے۔ تاکہ ان کی آبادکاری میں آسانی ہو۔

کراچی یکم فروری۔ سندھ کابینہ میں تین اور وزراء کا جلد اضافہ کئے جانے کا امکان ہے۔ توقع ہے کہ فروری کے آخری ہفتے میں صوبائی کابینہ میں توسیع کی جائیگی مارچ کے پہلے ہفتے میں صوبائی اسمبلی کا اجلاس بھی منعقد ہونے والا ہے۔

زبردست آندھی میں لاکھوں درخت اور کشتیاں تباہ ہو گئیں

کولمبو ۳۱ جنوری۔ کولمبو سے چار سو میل دور مغرب میں جزائر مالدیپ میں ایک زبردست آندھی آئی۔ ساڑھے چار سو کشتیاں تباہ ہو گئیں۔ ڈیڑھ لاکھ ناریل وغیرہ کے درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ یہی درخت اس جزیرے کی زندگی کے ضامن تھے وزیر اعظم مالدیپ مسٹر ابراہیم علی دیدی نے ہمسایہ ملک سے اپیل کی ہے کہ فوراً خوراک بھیج کر عوام کو بچائیں۔ اس طوفان میں دس ہزار سے زیادہ افراد بے گھر ہو گئے۔

عورتوں کو امور خانہ داری کی تربیت دینے کا منصوبہ

کوئٹہ ۳۱ جنوری حکومت بلوچستان نے گھریلو کفایت شعاری کی ایک ماہر خاتون کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ تا وہ اس سلسلہ میں دیہی سدھار اسکیم کے ماتحت عورتوں کو تربیت دے سکے۔ یہ خاتون مرغ بانی۔ کھیتی۔ باغبانی صحت صفائی بچوں کی نگہداشت اور جسمانی صفائی کی تربیت دے گی۔

سوڈانی گورنر جنرل کمیشن پھر کام شروع کر دے گا

خرطوم ۳۱ر جنوری۔ سوڈانی گورنر جنرل کمیشن کے مصری ممبر گروپ کیپٹن حسین ذوالفقار یہاں سے چار روز کے لئے قاہرہ گئے ہیں۔ گورنر جنرل کمیشن نے صدر میاں ضیاء الدین کو ایک تار روانہ کیا ہے۔ اور درخواست کی ہے کہ وہ اجلاس شروع کرنے کے لئے فروری سے پہلے آ جائیں۔

ذکر الٰہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(بقیہ صفحہ ۳)

میرا آقا جہاں اور ہزاروں باتوں میں دوسرے انسانوں سے اعلیٰ اور مختلف ہے۔ وہاں اس بات میں بھی دوسروں سے بالاتر ہے۔ اس میرے سردار صلعم کی موت کا واقعہ کوئی معمولی سا واقعہ نہیں۔ کس گمنامی کی حالت سے ترقی پاکر اس نے اس عظیم الشان حالت کو حاصل کیا تھا۔ اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اسے ہر دشمن پر فتح دی تھی اور ہر میدان میں غالب کیا تھا۔ وہ ایک بہت بڑی حکومت کا مالک اور بادشاہ تھا۔ اور ہزاروں قسم کے انتظامات اس کے زیر نظر تھے۔ لیکن اپنی وفات کے وقت اسے ان چیزوں میں سے ایک کا بھی خیال نہیں۔ نہ وہ آئندہ کی فکر کرتا ہے۔ نہ تدابیر ملکی کے متعلق وصیت کرتا ہے۔ نہ اپنے رشتہ داروں کے متعلق ہدایت لکھواتا ہے۔ بلکہ اس کی زبان پر اگر کوئی فقرہ جاری ہے۔ تو یہی کہ اللّٰھم فی الرفیق الاعلیٰ۔ اللّٰھم فی الرفیق الاعلیٰ۔ اے میرے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے۔ اے میرے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے۔

اس فقرہ کو ذرا ان مضطربانہ حرکات سے مقابلہ کرکے دیکھو۔ جو عام طور پر مرنے والوں سے سرزد ہوتی ہیں۔ کیسا اطمینان ثابت ہوتا ہے۔ کیسی محبت ہے۔ ساری عمر آپ صلعم خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خلوت وجلوت غرضکہ ہر جگہ آپ صلعم کو خدا ہی خدا یاد تھا۔ اور اسی کا ذکر آپ کی زبان پر جاری تھا۔ اور اب جبکہ وفات کا وقت آیا۔ تب بھی بجائے کسی اور دنیاوی غرض یا مطلب کی طرف متوجہ ہونے کے خدا ہی کی یاد آپ صلعم کے سینہ میں تھی۔ اور جن کو چھوڑ چلے تھے۔ ان کی فرقت کے صدمہ کی بجائے جن سے ملنا تھا۔ ان کی ملاقات کی تڑپ تھی۔ اور زبان پر اپنے رب کا نام جاری تھا۔

آہ! کیسا مبارک وہ وجود تھا۔ کیا احسان ماننے والا وہ انسان تھا۔ اس کی زندگی بہتر سے بہتر انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ اور مہذب سے مہذب روحوں کے لئے ایک نمونہ تھی۔ اس نے اپنے پیدا ہونے سے مرنے تک کوئی وقت اپنے رب کی یاد سے غافل نہیں گذارا۔ وہ پاک وجود خدا تعالیٰ میں بالکل محو ہی ہوگیا تھا۔ اور اس کی نظر میں سوائے اس وحدہٗ لاشریک خدا کے جو لم یلد ولم یولد ہے۔ اور کوئی وجود جچتا ہی نہ تھا۔ پھر بھلا جو ذکر کہ تمام عمر اس کی زبان پر رہا۔ وفات کے وقت وہ اسے کہاں بھول سکتا تھا۔ جو کچھ انسان ساری عمر کھاتا رہا ہو۔ وہی اسے وفات کے وقت بھی یاد آتا ہے۔ پھر جس کی عمر کا مشغلہ ہی یادِ الٰہی ہو۔ اور زندگی بھر جس کی روحانی غذا ہی ذکرِ الٰہی ہو۔ وہ وفات کے وقت اور کسی چیز کو کب یاد کرسکتا تھا۔

مجھے میرا مولا پیارا ہے۔ اور مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی پیارا ہے۔ کیونکہ وہ میرے مولا کا سب سے بڑا عاشق اور دلدادہ ہے۔ اور جس قدر میرے رب سے زیادہ الفت ہے۔ مجھے بھی وہ اسی قدر عزیز ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

(سیرت خیر الرسل صلعم)

بقیہ لیڈر

(صفحہ ۲ سے آگے)

ذہن اسلام کی پیشکردہ صداقتوں کو قبول کرنے کے لئے بتدریج تیار ہورہے ہیں۔ اور وہ وقت قریب آرہا ہے۔ کہ جب دنیا ایک دفعہ پھر اسلام کی آغوش میں آکر اپنے مالکِ حقیقی کے آستانہ پر جھکے گی۔ یہی وہ انقلاب ہے جس کے لئے آج احمدیت کوشاں ہے۔ اور یہ انقلاب بہر صورت برپا ہوکر رہے گا۔

پاکستان کی اٹیمی کمیٹی کا اجلاس

کراچی یکم فروری۔ کل یہاں اٹیمی قوت کی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جو قریباً اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ یہ کمیٹی بارہ ارکان پر مشتمل ہے۔ اور حکومت پاکستان نے اسے حال ہی میں پاکستانی عوام کو اٹیمی قوت کے پُرامن استعمال سے مستفیض کرنے کے لئے اقدامات اختیار کرنے کی غرض سے تشکیل کیا ہے۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیٹی نے ہسپتالوں اور یونیورسٹیوں میں جس قدر ممکن ہوسکے۔ ریڈیائی شعاعوں کے حامل ذرات پر کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیٹی پاکستان میں اٹیمی قوت کا ایک ادارہ قائم کرنے کے متعلق تجاویز بھی پیش کرے گی۔ کمیٹی نے ایسے پاکستانی سائنسدانوں کی فہرست مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو اٹیمی سائنس کی بنیادی تعلیم حاصل کرچکے ہوں۔ اور سائنسدانوں میں سے بعض افراد کو منتخب کرکے خاص تعلیم وتربیت کے لئے پاکستان سے باہر بھیجا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی پاکستانی یونیورسٹیوں سے بھی یہ دریافت کرے گی کہ ان کا عملہ کس قسم کا کام اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے۔

وزیر اعظم افغانستان معزول نہیں کیے جارہے

نئی دہلی یکم فروری۔ افغان سفارت خانہ نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ وزیر اعظم افغانستان سردار داؤد محمد خاں کی جگہ موجودہ وزیر خارجہ کو افغانستان کا وزیر اعظم بنایا جارہا ہے۔ تاکہ افغانستان کو مشرق وسطیٰ کی دفاعی تنظیم میں شامل کیا جاسکے۔

ایک یونٹ بنانیکا فیصلہ ایک تاریخی اقدام کی حیثیت رکھتا ہے

گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی کا اعلان

لاہور یکم فروری۔ گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گرمانی نے کہا ہے کہ مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانیکا فیصلہ پورے پاکستان کے استحکام کے لئے ایک تاریخی اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری مذہبی روایات اور ہمارے اقتصادی حالات کا تقاضا یہی ہے کہ ہم قبائلی نسلی اور صوبائی امتیازات سے بالاتر ہوکر ترقی وخوشحالی کی راہ پر گامزن ہوں۔

گورنر پنجاب نے کل رات نارورن پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے سالانہ ڈنر میں مہمان خاص کی حیثیت سے شرکت کی۔ چیف جسٹس پاکستان اے۔ بی۔ حمید سر ثروت جانبداروں کے کنٹرولر ممبر مسٹر اے۔ ایم جان صوبائی وزیر تعمیرات عامہ۔ سردار محمد خاں لغاری وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر وزیر صنعت شیخ مسعود صادق اور متعدد اعلیٰ حکام کے علاوہ تجارت وصنعت سے دلچسپی رکھنے والے بہت سے اصحاب نے شرکت کی۔

چیمبر آف کامرس کے صدر میاں محمد امین نے اپنے سپاسنامہ میں مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے فیصلہ پر اظہار مسرت کیا اور مطالبہ کیا کہ تجارت وصنعت کے نمائندوں کو کاروبار حکومت میں بھی شامل کیا جائے۔

گرمانی صاحب نے جوابی تقریر میں مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے فیصلہ اور پاکستان کے صنعتی مستقبل کے مسئلہ پر سیر حاصل تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا کہ ہم نے پاکستان کا مطالبہ اس دعوے کی بناء پر کیا تھا کہ ہم ایک علیحدہ قوم ہیں۔ اب مغربی پاکستان کے تمام موجودہ صوبوں اور ریاستوں کے ادغام کا فیصلہ اس دعویٰ کا منطقی نتیجہ ہے۔ ہم نے پاکستان قبائلی نسلی لسانی یا صوبائی امتیازات کے پیش نظر نہیں مانگا تھا۔ بلکہ ہم نے مسلمانوں کے مشترکہ نظریۂ حیات ومشترکہ اخلاقی اقدار کی بناء پر یہ موقف اختیار کیا تھا۔ اس لئے اب استحکام پاکستان کیلئے مذکورہ فیصلہ کرنا ضروری ہے۔

آپ نے کہا کہ پاکستان دو اقتصادی یونٹوں پر مشتمل ہے مغربی حصہ میں انتظامیہ کا استحکام قومی آزادی کے تحفظ اور قدرتی ذرائع کے اجتماع کا ذریعہ ہے۔ تاکہ ہمارے عوام آزادی کی نعمت سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکیں۔ اس طرح ہم ایک ایسا انتظامی سسٹم مہیا کرسکیں گے جو ہمارے نظریۂ قومی حکومت کے مطابق ہوگا۔

آپ نے کہا کہ روحانی اتحاد کے سامنے بولی یا لباس کے اختلاف کی کوئی حیثیت نہیں۔ انہیں اختلافات نے کچھ عرصہ قبل یورپ کو تباہی کے کنارے پہنچا دیا تھا۔ اور اب تمام مغربی متفکرین ان امتیازات کو لغو اور غیر مناسب قرار دے رہے ہیں۔ اس کے برعکس یہاں ہم قومی تعصبات کے تاریک ترین دور میں بھی اسلامی اخوت ومساوات کے اصول کو عملاً وارفع تصور کرتے رہے ہیں۔ اس لئے اب جبکہ ہم آزادی کی نعمت سے مالا مال ہیں کسی اندرونی یا بیرونی دشمن کو اپنے صدیوں کے قائم شدہ اتحاد کو قبائلی امتیازات کے نام پر پارہ پارہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

پاکستان کا سکور بھارت سے ۸۶ رنز زیادہ ہے۔

لاہور ۳۱ جنوری۔ آج ہربگر کو پی ماتھ اور وینو منکڈ نے بھارتی ٹیم کو فوراً دوسری اننگز شروع کرنے کے خطرے سے بچا لیا۔ بھارتی کرکٹ ٹیم پہلی اننگز میں ۲۵۱ رنز بناکر آؤٹ ہوگئی۔ اب پاکستان کا سکور بھارت سے ۸۶ رنز زیادہ ہے۔ خیال ہے کہ ڈھاکہ اور بہاولپور کی طرح لاہور کا ٹیسٹ میچ بھی ہار جیت کے فیصلہ کے بغیر ہی ختم ہوگا۔